پاکستان کی سلامتی وبقاء پرخطرات منڈلا رہے ہیں، الطاف حسین

اس نازک وقت میں ہمارے سیاستداں، پاکستان کے بجائے اقتدار کی رسہ کشی میں مصروف ہیں

امریکہ اور روس کی جنگ کے دوران پالیسی سازاداروں نے جو غلط فیصلے کیے اس کے اثرات آج تک پاکستان پر پڑ رہے ہیں

بحیرہ عرب میں متعدد امریکی بحریہ کے بیڑے پہنچ چکے ہیں جن پر جدید ٹینک اور میزائل شکن توپوں سے لیس جہاز موجود ہیں

مستقبل میں خطے میں جنگ کا آغاز افغانستان سے ہوگا اور افغانستان، پاکستان پر حملہ کرے گا

نازک صورتحال سے نمٹنے اور پاکستان کو بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ملک وقوم کو اندرونی طور پر مضبوط ومستحکم کیا جائے

عسکری قیادت، سیاسی ومذہبی رہنماؤں اور دانشوروں کی گول میز کانفرنس بلاکر ٹھوس فیصلے کیے جائیں

بلوچ عوام کی بعض کڑی شرائط ماننے سے پاکستان کی سلامتی یقینی بنائی جاسکے تو ان شرائط کو مان لینا چاہیے

فرقہ واریت کے بجائے اتحاد کا مظاہرہ کیا جائے کیونکہ ٹکڑیوں میں بٹی ہوئی قوم کسی بھی دشمن کا مقابلہ نہیں کرسکتی

موجودہ حالات ایک ایک پاکستانی کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ وہ پارٹی مفادات سے بالاتر ہوکر ملک کیلئے سوچیں

ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ میں الطاف حسین کا انتہائی فکرانگیز لیکچر

لندن۔۔۔19، جولائی2012ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ پاکستان کی سلامتی وبقاء پرخطرات منڈلا رہے ہیں، پاکستان کا وجود، اس کی سلامیت اور خودمختاری داؤ پر لگی ہوئی ہے لیکن بدقسمتی سے اس نازک وقت میں بھی ہمارے سیاستداں، پاکستان کی بقاء کی فکر کرنے کے بجائے اقتدار کی رسہ کشی میں مصروف ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایم کیوایم انٹرنیشنل سیکریٹریٹ میں انتہائی فکرانگیز لیکچر دیتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے ارکان، منتخب نمائندے اور انٹرنیشنل سیکریٹریٹ کے ارکان بھی موجود تھے۔ اپنے لیکچر میں جناب الطاف حسین نے پاکستان کی جیوپولیٹیکل صورتحال سے پاکستان کی سلامتی وبقاء پر پڑنے والے اثرات، سرحدوں پر منڈلاتے خطرات، ہمسایہ ممالک سے پاکستان کے تعلقات اور ملک وقوم کو درپیش اندرونی وبیرونی چیلنجز پر اپنے تفصیلی خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس حوالے سے شرکاء کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اپنے لیکچر میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ امریکہ اور روس کے درمیان سرد جنگ کے زمانے میں پاکستان کی ساؤتھ ایشیا ریجن میں بڑی اہمیت تھی کیونکہ ساؤتھ ایشیا ریجن میں چائنا اور بھارت ایک بڑی قوت تصور کیا جاتا تھا جن کا جھکاؤ سوویت یونین کی جانب تھا، اسی طرح افغانستان کی ہمدردیاں بھی روس کے ساتھ تھیں اور جھکاؤ انڈیا کی جانب تھا جبکہ اس وقت ایران پر شاہ ایران کی حکومت تھی جن کا جھکاؤ امریکہ کی جانب تھا۔ اس وقت پاکستان کے پالیسی سازاداروں نے امریکہ کا ساتھ دیا اور پاکستان خطے میں امریکہ کا بڑا اتحادی ملک بن کر سامنے آیا۔ روس اور امریکہ کی سرد جنگ میں ہمارے پالیسی سازادارے، دوررس نتائج کے حامل فیصلے کرنے کے بجائے امریکہ کی خوشنودی اور ڈالرز کے عوض روس کو شکست دینے کیلئے اس طرح سرگرم ہوگئے جیسا کہ یہ جنگ پاکستان اور روس کے مابین ہو، انہوں نے عسکری تنظیمیں بنائیں، انہیں سپورٹ کیا اور تربیت دی۔ ہمارے سابقہ حکمرانوں، سینئر بیوروکریٹس، فوج اور پالیسی سازاداروں نے اس وقت جو غلط اور ہولناک فیصلے کیے اسکے اثرات آج تک پاکستان پر پڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اس وقت جو عسکری تنظیمیں بنائیں آج وہی تنظیمیں فرنکسٹائن مونسٹر بن کر ہمارے ہی فوجی افسروں، جوانوں اور عوام کو کھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں امریکی کانگریس اور سینیٹ نے ایک عسکری تنظیم کو دہشت گرد تنظیم قرار دیکر اس کے خلاف پاکستان سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے، اگر خدانخواستہ اس تنظیم کا کوئی رہنما پاکستان سے باہر کسی قسم کی منفی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا یا غیرملکی قوتوں کو اسامہ بن لادن کی طرح پاکستان سے برآمد ہوا تو اس کی بنیاد پر امریکہ کی جانب سے پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دیا جاسکتا ہے اور اگر ایسا ہوا تو یہ پاکستان کے مستقبل کیلئے اچھا ثابت نہیں ہوگا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ بدقسمتی سے پاکستان کے سیاستدانوں، دانشوروں، اینکر پرسن اور کالم نگاروں کی جانب سے عوام کو ان حقائق سے آگاہ نہیں کیا جارہا ہے کہ پاکستان کس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ جو سیاستداں صدر، وزیراعظم اور وزیراعلیٰ بننے کی خواہش رکھتے ہیں وہ نہ تو ملک کی بقاء وسلامتی اور بہتری کیلئے سوچ سکتے ہیں اور نہ ہی اتنی جراتمندانہ باتیں کرسکتے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ کل کے تمام عالمی رسائل وجرائد میں یہ خبر ہے کہ پاکستان کی سمندری حدود کے قریب بحیرہ عرب میں متعدد امریکی بحری بیڑے پہنچ چکے ہیں جن پر جدید میزائل اور توپوں سے لیس جنگی جہاز موجود ہیں۔ میں اس سے قبل بھی اپنے خطابات میں اشارہ دے چکا ہوں کہ بلوچستان کے ساحل پر امریکی بحیریہ کے بیڑے پہنچ چکے ہیں مگر کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ انہوں نے عالمی رسائل وجرائد میں آنے والے دفاعی تجزیوں کا حوالہ دیتے

ہوئے کہا کہ مستقبل میں خطے میں جنگ کا آغاز افغانستان سے ہوگا اور افغانستان، پاکستان پر حملہ کرے گا جہاں نیٹو افواج پہلے ہی موجود ہیں۔اس نازک صورتحال سے نمٹنے اور پاکستان کو بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ملک وقوم کو اندرونی طور پر مضبوط و مستحکم کیا جائے، حکومت، عدلیہ، عسکری اداروں اور اپوزیشن کے مابین محاذ آرائی کا خاتمہ کیا جائے، پاکستان کی سلامتی وبقاء کو یقینی بنانے کیلئے گول میز کانفرنس طلب کی جائے اور اس کانفرنس میں عسکری قیادت، سیاسی ومذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور دانشوروں کو مدعو کیا جائے اور موجودہ حالات کے تناظر میں اس کانفرنس میں ٹھوس فیصلے کیے جائیں۔انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بیرونی جارحیت کے ساتھ ساتھ اندرونی خطرات کا بھی سامنا ہے، ملک کے معاشی حالات انتہائی خراب ہیں، نوٹ چھاپ کر ملک چلایا جارہا ہے، امن وامان کی صورتحال انتہائی مخدوش ہے، ملک میں بجلی وگیس کی لوڈشیڈنگ سے عوام کی زندگی اجیرن بن چکی ہے، ملک میں بے روزگاری اور فاقہ کشی ہے، ان حالات میں سیاستدانوں کا ایک دوسری کی ٹانگیں کھینچنے کا عمل قطعی غیر مناسب ہے۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ موجودہ حالات ایک ایک پاکستانی کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ وہ ذاتیات اور پارٹی مفادات سے بالاتر ہوکر پاکستان کی سلامتی وبقاء اور بہتری کیلئے سوچیں۔شرکاء کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ موجودہ نازک ترین حالات میں پاکستان کو بھارت سمیت تمام پڑوسی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں اور بھارت کو بھی چاہئے کہ وہ خطے میں قیام امن اور خطے کے تمام ممالک کے درمیان دوستی کی راہ ہموار کرنے میں مثبت کردار ادا کرے۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے مسئلہ کے حل کیلئے بلوچ عوام کو ان کے حقوق دینا ہونگے اور اگر ان کی بعض کڑی شرائط ماننے سے پاکستان کی سلامتی یقینی بنائی جاسکے تو ان شرائط کو مان لینا چاہئے کیونکہ قومی سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے بسا اوقات کڑوے گھونٹ بھی پیئے جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت، ہمارے اتحاد کو مزید کمزور کرنے اور انتشار کا سبب بن رہا ہے، فرقہ واریت کی ٹکڑیوں میں بٹی ہوئی قوم کسی بھی دشمن کا مقابلہ نہیں کرسکتی لہٰذا پاکستانی قوم کو فرقہ واریت کے بجائے مثالی اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔جناب الطاف حسین نے ایم کیو ایم کے تمام رہنماؤں، منتخب نمائندوں اور مختلف شعبوں کے عہدیداروں کو تلقین کی کہ وہ ملک اور بیرون ملک جہاں جہاں جائیں، پاکستانی عوام میں شعوری بیداری پھیلائیں اور انہیں آگاہ کریں کہ وطن عزیز کن نازک دور سے گزر رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو درپیش اندرونی وبیرونی بحرانوں سے نکالے۔

☆☆☆☆☆